خطبہ جمعہ برائے 19/اپریل 2019

مسلم پرسنل لا

نوٹ: اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ مسلمان ''مسلم پرسنل لا'' کے متعلق صحیح صورت حال سے واقف ہوں اور پوری بصیرت کے ساتھ وہ یہ جان لیں کہ مسلم پرسنل لا کی بنیاد کیا ہے؟ اس میں تبدیلی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ حکومت یا نام نہاد ترقی پسندوں کو مسلم پرسنل لا میں تبدیلی کا حق ہے یا نہیں؟ تاکہ آنے والے دنوں میں وہ پوری واقفیت اور ذہنی تیاری کے ساتھ نام نہاد ترقی پسندوں کی یورش اور حکومت کے ارادوں کا مقابلہ اور علمائے کرام کے اقدام کے تائید کر سکیں۔ اسی کے پیش نظر اس ہفتے ''مسلم پرسنل لا'' کے عنوان سے خطبہ جاری کیا جا رہا ہے، ائمہ کرام سے گذارش ہے کہ وہ اسے وقت کی ضرورت سمجھتے ہوئے ضرور اپنے خطاب کا حصہ بنائیں۔

کسی بھی معاملہ کے سلسلہ میں صحیح حکم کا حق صرف اور صرف اللہ جل شانہ کو حاصل ہے؛ کیوں کہ کسی معاملہ کے نفع ونقصان اور صحیح وغلط کا علم کسی دوسری ذات کو نہیں ہوسکتا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

{اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ} (۱)

(حلال وحرام کے بارے میں) حکم کرنا اللہ ہی کا حق ہے۔

کیوں کہ وہی خالق ہے اور خالق ہی کا حکم اس کی مخلوق پر چلے گا اور اسی کا بنایا ہوا قانون انسان کے لیے موزوں اور مناسب ہوسکتا ہے؛ اسی لیے اللہ نے اپنی کتاب میں بار بار اس کی صراحت فرمائی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

{اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ} (۲)

(سن لو! اسی کو پیدا کرنے اور حکم دینے کا حق ہے۔)

کیوں کہ خالق ہی انسان کی ضروریات، اس کے مفادات اور ان کے پیش آنے والے حالات سے آگاہ ہے، وہ علیم بھی ہے اور عادل بھی، وہ جانتا ہے کہ قانون کا مقصد ظلم کو روکنا اور تقاضۂ انصاف کو پورا کرنا ہے، لہٰذا انسان پر عدل وانصاف کا حکم اسی کا ہوگا؛ کیوں کہ انسان نہ انسان کی صحیح ضروریات سے واقف ہے اور نہ مستقبل کا علم رکھتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کا کوئی فرد، یا افراد کا مجموعہ صحیح طور پر نفع بخش قانون بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتے؛ کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کسی کام کو مفید سمجھ کر شروع کرتا ہے؛ لیکن آخر میں وہ عمل اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، پھر اسے بعد میں جب غلطی کا احساس ہوتا ہے تو پھر اپنے بنائے ہوئے قانون میں ترمیم کرتا ہے، جب کہ اللہ کی ذات ایسی ہے، جو علیم وخبیر ہے، سمیع وبصیر ہے، علم وعدل اس کی ذاتی صفت ہے، وہ ساری کائنات کا خالق ہے، انسان مرد ہو، یا عورت، بھائی بہن، گورے کالے، سب کا پیدا کرنے والا وہی ہے اور وہ ہر شیَ کی بناوٹ، اس کی تخلیق کے مقصد اور اس کی اندرونی صلاحیت سے اچھی طرح واقف ہے؛ اسی لیے اس کا بنایا ہوا قانون سب سے بہتر، صحیح اور معتبر ہوگا، چناں چہ ارشاد خداوندی ہے:

{اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ} (۱)

(اللہ تعالیٰ کے نزدیک انسانوں کے لیے جو قانون مفید اور جو نظام زندگی معتبر ہے، وہ صرف اسلام ہے۔)

اس دین کے مختلف شعبے ہیں، اس میں سے ایک شعبہ انسانی سماج اور معاشرہ سے متعلق ہے، جس پر خاندانی نظام کی بنیاد ہے، جس میں خاندان کے مختلف افراد کے حقوق اور ان کی ذمہ داریوں کو متعین کیا گیا ہے، انہی قوانین کو اردو میں عائلی قوانین، یا عربی میں قوانین احوال شخصیہ اور انگریزی میں پرسنل لا، یا فیملی لا کہتے ہیں۔

ہندستان میں اسلامی قوانین کا وہ حصہ جو نکاح وطلاق، فسخ، ولایت، حضانت، میراث، وصیت، ہبہ اور شفعہ، یا وقف سے متعلق ہے، اسے مسلم پرسنل لا کہا جاتا ہے، یہ قوانین شریعت اسلامی کا اہم حصہ ہیں، جو کتاب وسنت پر مبنی ہیں، اگر ان میں مداخلت کی جائے اور اس پر عمل کرنے سے روکا جائے تو یہ مذہب اسلام پر عمل کرنے سے روکنا ہوگا، نیز مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو احکام قرآن وحدیث میں موجود ہیں، ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ان پر یقین رکھیں اور ان کے خلاف کسی دوسرے قانون کو قبول نہ کریں، اللہ تعالیٰ نے نکاح وطلاق، فسخ وخلع، ظہار، مبارات، ولایت، حضانت، میراث، وصیت، ہبہ، شفعہ اور وقف وغیرہ سے متعلق جو قوانین مقرر فرمائے ہیں، اگر ان کے مقابلے میں کسی اور قانون کو اپنی زندگی کے لیے بہتر اور قابل عمل سمجھتے ہوں تو یہ کفر ہوگا، جو کسی طرح ایک مسلمان کے لیے قابل قبول نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ نے نکاح اور وصیت وغیرہ کے احکام ذکر کرنے کے بعد قرآن کریم میں بار بار اس کی تنبیہ کی ہے کہ یہ حدود اللہ ہیں اور اللہ کی مقرر کردہ ایسی سرحدیں ہیں، جن کو توڑنے اور پار کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میراث کے احکام بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا ہے:

{تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا خَالِدًا فِیْہَا وَلَہٗ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ} (۱)

(یہ حدیں باندھی ہوئی اللہ کی ہیں اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور رسول کے، اس کو داخل کرے گا جنتوں میں، جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں، ہمیشہ رہیں گے ان میں اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور نکل جائے اس کی حدوں سے، ڈالے گا اس کو آگ میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔)

غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے میراث کے احکام کو قائم کردہ حد اور سرحد سے تعبیر کیا ہے اور یہ کہ جو لوگ ان حدود سے تجاوز کریں گے ان کا ٹھکانہ ہمیشہ کے لیے جہنم ہے؛ اس لیے شریعت کے ان قوانین کو ماننا ایک مسلمان کے لیے اس کے صاحب ایمان ہونے کی بنیادی شرط ہے، جو شخص اللہ کی نازل کردہ شریعت کو چھوڑ کر لوگوں کی خواہشات کی پیروی کرے گا اور کسی اور قوانین پر لوگوں کو چلائے گا، وہ گمراہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{ثُمَّ جَعَلْنٰکَ عَلٰی شَرِیْعَۃٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّهُمْ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْکَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا} (۱)

(پھر ہم نے تجھ کو دین کے ایک راستہ پر رکھا، سو تو اسی راستہ پر چل اور ان لوگوں کی خواہشات کی اتباع نہ کر، جو اس بات کو جانتے ہیں کہ اللہ کے مقابلے میں تجھ کو کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔)

اسی طرح ایک آیت میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ جو شریعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی طرف سے اتاری گئی ہے، اس پر عمل کیجئے اور اللہ کو چھوڑ کر کسی اور رفیق کے پیچھے مت چلئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَاءَ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ} (۱)

(اسی پر چلو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر اترا ہے اور نہ چلو، اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے، تم بہت کم دھیان کرتے ہو۔)

ایک دوسری آیت میں حکم دیا گیا ہے:

{یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا} (۲)

(اے مومنو! اطاعت کرو اللہ کی اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو، یہی بات بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی اچھی ہے۔)

وہ احکام جو قرآن وحدیث میں موجود ہیں، ان کو ماننا مسلمان اور صاحب ایمان ہونے کے لیے بنیادی شرط ہے، اس سلسلہ میں کسی بھی مسلم فرد کو حکم عدولی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

{مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِهِمْ} (۱)

(کسی مسلمان مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔)

یعنی قرآن وحدیث کے ذریعہ کوئی حکم سامنے آجائے تو اب کوئی اختیار نہیں، اگر ان احکام کے واضح ہو جانے کے بعد جو اللہ اور رسول کے بجائے ان لوگوں کا طریقہ اختیار کرے، جو ایمان کی دولت سے محروم ہیں، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

{وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا} (۲)

(اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی، جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو موڑ دیں گے، اس کو اسی طرح، جدھر وہ مڑ گیا ہے اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔)

قرآن وسنت کے احکام سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے مسلم پرسنل لا کی اہمیت شہ رگ کی ہے اور یہ قانون شریعت انسانی فطرت اور انسان کی سماجی ضروریات کو پورا کرتا ہے؛ اس لیے تمام ایمان والوں کو چاہئے کہ وہ ہر حال میں قانون شریعت کو اپنی زندگی میں باقی رکھیں اور اس کو جاری وساری رکھنے کے لیے پوری کوشش کریں۔ اس وقت ہندوستان میں اسلام کے عائلی قوانین کے گرد جو خطرات منڈلا رہے ہیں، یہ بات معلوم ہے کہ دستور ہند کے بنیادی حقوق میں مسلم پرسنل لا کو تحفظ دیا گیا ہے، دوسری طرف رہنما اصول کی دفعہ: ۴۴ یکساں سول کوڈ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے، جس سے دستور ہند کی دونوں دفعات میں تعارض سا محسوس ہوتا ہے؛ کیوں کہ معاشرتی قوانین کے سوا زندگی کے تمام شعبوں میں پہلے ہی سے یکساں سول کوڈ موجود ہے اور اس پر عمل بھی ہو رہا ہے؛ اس لیے ظاہر ہے کہ اس دفعہ کا اصل نشانہ یہی عائلی قوانین ہیں؛ اس لیے اس کے خلاف ہمیشہ چوکنا اور متحد رہنے کی ضرورت ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ جب تک ہم خود ان شرعی قوانین پر عمل نہیں کریں گے، مسلم پرسنل لا کی حفاظت نہیں ہوسکتی ہے اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم خود ہی اللہ اور رسول کے احکام کو توڑتے ہیں، عورتوں کے ساتھ شفقت کا برتاؤ نہیں کرتے؛ بلکہ ان کے ساتھ ظلم وزیادتی کو روا رکھتے ہیں، بیٹی کو میراث نہیں دیتے ہیں، بیوہ کو اس کے حق سے محروم رکھتے ہیں، شادیوں میں جہیز اور تلک کا مطالبہ کرتے ہیں، جو قطعاً ناجائز اور حرام ہے۔ عورتوں کو لٹکا کر (معلّقہ بنا کر) چھوڑ دیتے ہیں، نہ ان کے حقوق ادا کرتے ہیں اور نہ انہیں طلاق دے کر اپنے نکاح سے آزاد کرتے ہیں، کبھی ایک سے زائد نکاح کرتے ہیں اور بیویوں کے ساتھ عدل وانصاف کا برتاؤ نہیں کرتے ہیں، اگر ہم خود اپنے اوپر قانون شریعت کو نافذ نہیں کریں گے اور گھروں میں ظلم کرکے مظلوموں کی بدعائیں لیں گے تو پھر اللہ کی مدد ہم سے اٹھ جائے گی؛ اس لیے حقوق کی ادائیگی کو مقدم رکھیں، اس کے ساتھ ساتھ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے آپس میں اتحاد واتفاق ہو اور ہر طرح کے گروہی، مسلکی اور جماعتی اختلافات سے اوپر اٹھ کر مشترکہ مسائل میں اتحاد کا ثبوت دیں، اگر ہم اپنی صفوں کو متحد رکھیں گے، اشتعال سے بچتے ہوئے تدبر اور حکمت عملی کے ساتھ قدم آگے بڑھائیں گے تو ہم ان شاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔ اللہ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ (آمین)

ہر ہفتہ براہ راست خطبہ جمعہ حاصل کرنے اور اہم اصلاحی موضوعات اور بورڈ کی اہم شخصیات پر گرانقدر مضامین حاصل کرنے کے لئے اپنا نام اور پتہ درج نمبر پر بذریعہ وہاٹس ایپ ارسال کریں۔

+919834397200

منجانب: سوشل میڈیا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ